نور افشاں

قیمت سالیانہ بلامحصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ معہ محصول عہ

نمبر ۸ - جلد ۱۰ | لودیانہ ۲۳ فروری سنہ ۱۸۸۲ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

روس اور جرمن میں جنگ ہوا چاہتی ہے = **ایوبخان** نے امیر کابل کو اطلاع دی ہے کہ اب تم ہوشیار ہو جاؤ میں جنگ کے واسطے آتا ہوں = **لنڈن** میں قوم یہود کیواسطے ڈیڑھ لاکھ روپیہ چندہ جمع ہو گیا ہے = **حضور لارڈ لٹن** صاحب نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا ہے کہ اُسکے بڑھے چلے آنیکی نسبت سرکار ہند کی خاموشی نہایت تعجب کا باعث ہے = **فرقہ نہلسٹ** کے ۴۰۰ آدمی زار روس نے گرفتار کئے ہیں = **سلطان روم** نے جرمن سے وعدہ کیا ہے کہ اگر تمہارے ساتھ روس جنگ کریگا تو میں تمہارے ساتھ ہوں = **افواہ** ہے کہ روس کی طرف سے ایک سفارت افغانستان میں خفیہ طور سے آئی ہے = **آگرہ کالج** بھی عنقریب ٹوٹ جائیگا = ہندوستان میں اسوقت ۷۶۲۴ میل تک ریل جاری ہے = **پریس کمشنر** کی تار سے معلوم ہوا کہ مغربی افغانستان میں بغاوت کی تحریک ہو رہی ہے = **شاہ ایران** نے ایوب خان سے وعدہ کیا ہے کہ تمہارے سفر کے اخراجات سلطنت ایران سے ادا کئے جاوینگے = **ایوب خان** ترکستانیوں سے افغانستان پر حملہ کرنیکے بارے میں خط و کتابت کر رہا ہے = **مشہور** ہے کہ شاہ ایران نے ایوبخان کا سلسلہ خط و کتابت زار روس سے کرا دیا ہے = **روسی** جو کارروائی وسط ایشیا میں کر رہے ہیں اُس سے پایا جاتا ہے کہ وہ ایوبخان کو اپنا دوست بنا رہے ہیں = **بنگال** کے نواب ناظم نے اپنا عہدہ گورنمنٹ کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے = **خبر** ہے کہ ولایت سے جو پارچہ اب ہندوستان میں آئیگا اُسپر عنقریب محصول نہ لیا جاویگا = **اقوام عرب** ترپولی کی جانب روانہ ہو رہے ہیں اور انکا فوجی انتظام بھی عمدہ ہے = **انگلستان** اور فرانس میں سمندر کی تہ کے نیچے جو سرنگ کے ذریعہ سے راستہ بنانے کی تجویز ہے اُسکے لئے دونوں طرفوں سے ایک ایک میل سرنگ تیار ہو گئی ہے = **پشاور** تک ریل کی سڑک تیار ہو گئی ہے = **سرحد تبت** سے خبر آئی ہے کہ لفٹیننٹ سرو صاحب قتل کئے گئے = **حاکم حبش** کے اختیارات خدیو مصر نے محدود کر دئے ہیں = **خدیو مصر** کا ارادہ ہے کہ بہت جلد قسطنطنیہ میں جاکر گفتگو کریں = **اخوند سوات** کا مزار پشاور کے لوگ ۴۴ ہزار روپیہ کی لاگت کا بنوایا چاہتے ہیں = **کلکتہ** میں ایک سوتی کے چور کو ۲ سال قید کی سزا ہوئی = **حضور پرنس آف ویلس** کے دونوں بیٹے اسوقت لنکا میں ہیں = **عرب** کے علاقہ یمن میں بڑا بھاری غدر ہو گیا ہے = **الہ آباد** کا اسسٹنٹ کمشنر جو ہندوستانی ہے اِس شک میں معطل ہوا ہے کہ اُسنے پنشن کے کاغذات کی تاریخیں بدل ڈالی ہیں = **طہران** سے خبر آئی ہے کہ ایک جلیل القدر افسر ایران کا روسی ایرانی سرحد پر روانہ کیا گیا ہے = **سوج بلاق** سے وبا دور ہو گئی ہے = **آسٹریا** سے خبر آئی ہے کہ بجز جنوبی ہرزیگوینیا کے اور سب جگہہ کا غدر دور ہو گیا ہے = **سلطان روم** نے خدیو مصر کو لکھا ہے کہ تم اندرونی عہدنامجات کو قایم رکھو = **ہرات** سے خبر ہے کہ وہاں پر غدر ہو رہا ہے = **امسال** سیاحت کشمیر کے لئے ۳۵۰ یورپین جاوینگے = **سر رابرٹس** صاحب بہادر ایک ہفتہ تک کلکتہ میں قیام فرماوینگے = **سرکاری** افسروں کو معمولی سوداگروں کے پاس بیچ کے اسباب کو فروخت کرنے کی اجازت ہو گئی ہے = **امیر کابل** کی بابت اب یہہ مشہور ہو گیا ہے کہ وے ہندوستان میں تشریف نہیں لاوینگے = **چین** اور جرمن کے درمیان جو اتحاد تھا بسبب بغاوت باشندگان جرمنی کے جو اُن سے جزیرہ ہانگ کانگ میں سرزد ہوئی ہے فسخ ہو گیا ہے = **شملہ** کی گرد نواح کی پہاڑیوں میں ۱۱ فروری کو ایک نہایت سخت طوفان بارش کا آیا = **رپوٹ** آئی ہے کہ آجکل چیچک داتیں بیعنہ کی مقامات دموہ - نرسنگ پور - جبل پور اور ساگر میں واقع ہوئی ہیں جنکے ملاحظہ کیواسطے الہ آباد سے ڈاکٹر گئے ہیں = **چھاونی** میانمیر میں کسرت کے لئے حکم ہو گیا ہے کہ ۱۶ انجیر فیل سے زیادہ نہ رکھے جاویں = **یعقوب خان** کو دہرہ دون میں شکار کھیلنے کی ممانعت ہو گئی ہے = **گورنمنٹ ہند** کے دفاتر ۱۵ مارچ کو کلکتہ سے پشاور کی طرف روانہ ہونگے = **جرمن** میں ایک بارود ساز نے بغیر گندھک کے بارود بنانیکی ترکیب نکالی ہے = **مدراس** کے میڈیکل امتحان میں ۲۵۰ عورتیں داخل ہونے والی ہیں = **کلکتہ** میں ۷ لاکھ آدمی آباد ہیں جن میں ۳۱ فیصدی کے حساب سے مرد اور ۶ فیصدی کے حساب سے عورتیں خواندہ ہیں = **بمبئی** احاطہ کے متعلق سالگذشتہ میں ۳۴۳۵ کالج و اسکول جاری تھے جن میں ۳ لاکھ ۱۶ ہزار ۹ سو طالب علم داخل ہیں = **ٹرکی** اور جرمن میں آجکل بڑا بھاری ملاپ ہو رہا ہے جسکے معنے لوگ یہہ نکالتے ہیں کہ یہہ دونوں ملکر فرانس کی خبر لیں گے =

نور افشاں

—— اخبار سیول اینڈ ملیٹری گزٹ میں لکھا ہی کہ ہرات میں اب امن و امان ہو گیا ہی اور کہتے ہیں کہ امیر نے قندھار کے باشندوں کی طرف تسلی دہ خطوط روانہ کئے ہیں۔ اگر یہہ سچ ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ امیر نے امیر عبد القدوس خان کی طلبی کا خیال چھوڑ دیا ہی۔ قندھار مالگذاری کے بقیہ کا محصول ترک کیا۔ ایسا نہ ہو کہ اُس ضلع کے باشندے ٹھرروں کے چھتے کی طرح کابل کے امن میں خلل انداز ہوں۔ اور شاید امیر کے ہی خیش دار ہیں۔ مگر تو بھی نا فرمان ہرات کا گورنر ابتک اس شہر میں حکمران ہی۔ اور غلب ہی کہ قندھاری ائندہ کو اس محصول کے دینے پر اعتراض کریں تب تو اس سے بھی زیادہ رکاوٹ ہوگی بقول شخصے کہ (نوش تو پیچھے ہی پہلے نیش ہی زنبور کا) +

—— اکثر جنی آدم بیر کابل کی راہ پر چلتے ہیں۔ جب دیکھتے ہیں کہ بد ستور نفس کی خواہش شیطان اور دنیا کا مقابلہ کرنے میں کسقدر دقت ہی اور کسقدر دنیاوی نقصان متصور ہی۔ بجائے اسکے کہ انکو مغلوب کریں انکو راضی کرتے کرتے خود ہی مغلوب ہو جاتے ہیں۔ حتی کہ انکا دنیا ایسا بیج زن ہو جاتا ہی کہ احکامات میں انکار و کنا دشوار بلکہ ناممکن ہو جاتا ہی چنانچہ اظہر من الشمس ہی۔ حیف صد حیف دل کی پریکٹیکل حالت پر کوئی غور نہیں کرتا کیسی ابتر ہو رہی ہی۔ کاش کہ ہمارے ناظرین اسطرف زیادہ غور فرماویں +

—— اخبار مذکورہ بالا میں تحریر ہی کہ ۱۰ فروری کی تار برقی آمدہ بیرس نے جو جنرل سکوبی لاف کی سپیچ کے بارے میں ہی جنگ کا پہلا آوازہ دیدیا ہی۔ اور اُسکی گونج بھی عنقریب تمام یورپ کے گوش زد ہو جاوے گی۔ اسکے سننے سے بیرس میں عجیب خیالات پیدا ہو گئے ہیں۔ گمان غالب ہی کہ فرانس اپنے پرانے اور وحشت انگیز دشمن کے برخلاف ہو کر روس کے ساتھ مل جائیگا۔ اور انگلستان بھی اپنے عجیب راہ و رسم کے باعث جو فرانس کے ساتھ رکھتا ہی جرمن کے اتحاد سے روکا جاویگا۔ اگر روس اس آئندہ جنگ میں کامیاب ہوئیگی وہ اُمید رکھتا ہی کیونکہ اسکو یقین ہی کہ میں اٹلی کو اپنی طرف راغب کر لونگا اور سلطان روم تو میرے پنجے سے ابھی تک نہیں نکلا جب چاہونگا امداد دے لونگا جرمن کی حالت بڑی ہی نازک ہو جاویگی اگرچہ انگلستان کو چاہئے کہ اس موقع پر جرمن کی مدد کرے مگر اسکی حال کی حالت صاف صاف بتلا رہی ہی کہ یا تو اُسکو اپنے خوفناک ایشیائے ممالک کے رقیب کا مددگار ہونا پڑیگا یا الگ کھڑا ہو کر طرفین کو جنگ کرتے اور آپس میں کمزوری کا لقمہ بنتے دیکھیگا +

—— ہمکو معلوم ہوا ہی کہ جناب لارڈ بشپ صاحب پنجاب نے ۹ فروری کی شام کو ایک بڑی طول طویل تقریر مشن اسکول لاہور میں فرمائی ہی۔ مضمون تحریر کا پنجاب یونیورسٹی کالج کے بارے میں تھا۔ جسکی تعلیمی قاعدہ کی معاونت کی۔ چنانچہ صاحب موصوف نے فرمایا کہ بعض اہل ہند کی رائے ہی کہ سنسکرت و عربی و دیگر ہند کی زبانیں اس لائق نہیں ہیں کہ مغربی علوم کا وسیلہ بن سکیں اور انکے ترجمہ کے ذریعے سے لوگوں کو تعلیم دینا ناممکن ہی۔ پر میرا خیال ہی کہ یہہ زبانیں ہر ایک خیال کے پہلو کو ظاہر کر سکتی ہیں۔ البتہ لایق ترجم درکار ہیں جو انگریزی علوم اور اس ملک کی زبانوں سے خوب ہی ماہر ہوں۔ صاحب ممدوح نے یہہ بھی فرمایا کہ پنجاب یونیورسٹی کالج کے پچھلے جلسہ میں میں نے بیان کیا تھا کہ عمدہ ترجموں کے لئے معقول انعام اگر دئے جاویں تو بہت فائدہ ہوگا۔ صاحب موصوف نے بیان کیا کہ مجکو افسوس ہی کہ انگلستان اور فرانس اور جرمن و امریکہ و دیگر ممالک میں تو عربی و سنسکرت کی تعلیم ہو اور ہندوستان میں جو ان زبانوں کا گویا زاد بوم ہی کچھ بھی قدر نہ ہو۔ یہہ بھی بیان کیا کہ ہمارے حال کی تعلیمی پالسی کا اثر لوگوں کے اخلاق پر بہت کچھ نیک نتیجہ پیدا نہیں کر رہا ہی لیکن پرانی زبانوں میں اخلاقی فلسفی پائی جاتی ہی۔ چنانچہ اُنہوں نے بہت سی عبارتیں وید۔ سقراط۔ افلاطون وغیرہ کی تصانیف سے پڑھ کر سنائیں اور کہا کہ ہمارے ہوم اور مل صاحبان کی اخلاقی فلسفی سے یہہ کہیں بڑھ کر ہیں۔ پس اگر یہہ پرانی زبانیں مروج کیجاویں تو اس معاملہ میں بہتر ہوگا۔ مجکو یقین ہی کہ پنجاب یونیورسٹی کالج نہ صرف پنجاب کے لئے بلکہ تمام دنیا کے لئے برکت کا باعث ہوگا اور اپنی تقریر کو اس اُمید پر ختم کیا کہ تعلیم یافتہ نوجوانان ہند حتی المقدور اس نیک کام کی ترقی میں امداد دینگے +

ابھی ہم معاملہ مذکورہ میں اپنا خیال کسی مصلحت کے باعث ظاہر نہیں کرتے ہیں +

—— اگر یہہ جنگ جرمن و روس کے درمیان ہوا تو ظاہر ہی کہ تمام یورپ میں ہل چل ہو جائیگی اور کچھ شبہ نہیں ہی کہ یورپ کی حالت تہ و بالا ہو جائے۔ اسیطرح آجکل تمام دنیا میں دینیات کا حال ہو رہا ہی۔ قریب ۱۹ سو برس کے ہوئے ہیں کہ لوگوں نے حواریوں پر الزام لگایا تھا کہ یہہ اشخاص دنیا کو تہ و بالا کرتے ہیں اور آجکل بھی ایسا ہی حال ہی۔ نی زمانہ انجیل کی بشارت کے سلسلہ جنبانی کا ایک اثر دنیا پر یہہ ہوا ہی کہ باطل طریقوں اور مذہبوں کی دیرینہ ناروائی جنبش میں آرہی ہی۔ اور انسان کے خیال و کد و کاوش کا دریا زور شور سے رواں ہو نکلا ہی۔ قطع نظر دیگر ممالک کے ہندوستان ہی میں اسکے اثر اظہر من الشمس ہیں۔ مذہبی سوسائٹیوں کا روز مرہ قرار پانا ہر مذہب کے دیسی اخبارات کا جاری ہونا مختلف دینی فرقہ سماج (باوجود وجود دینیوں کے) کا نکلنا اور برہمو سماج کا روز بروز صداقت کی طرف ترقی کرنا سید احمد خان صاحب بہادر کے خیالات کے نتیجہ کا برپا ہونا وغیرہ وغیرہ امور مذکورہ بالا کے شاہد ہیں۔ یہہ حرکتیں ثابت کرتی ہیں کہ آفتاب صداقت اب ملک ہندوستان پر طلوع ہو رہا ہی۔ وقت آپہونچا ہی کہ زمانوں کے گویا خفتہ تاریکی کے بادل کافور ہو جائیں جیسا موسم سرما میں آفتاب کے نکلنے پر شبنم دور ہو جاتی ہی اسیطرح دنیا کی پیدایش کا شروع ہوا اور اسیطرح میں نئی خلقت کی پیدایش کا شروع ہوتا جاتا ہی پیدایش کی کتاب میں مرقوم ہی کہ خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی اب انسان کے دلوں پر جنبش کر رہی ہی اور زمانہ نزدیک ہی کہ اُجالا ہو جائے +

علم معاش نمبر ۲

ہمارے ملک میں ابتک وہی علمی تعلیم چلی آتی ہے کہ جسکا ماحصل تقریری اور تحریری زبان کا باقاعدہ سیکھنا اور اُس میں لیاقت پیدا کرکے سرکاری ملازمت کا مستحق بننا یا اپنے کاروبار کی یادداشت میں اُس سے امداد لینا سمجھا جاتا ہے۔ یہہ سچ ہے کہ مغربی تعلیم کے طفیل ہمنے اپنے خیالات کو کسیقدر اولٹا سیدھا دوڑانا سیکھ لیا ہے اور بہت سے ایسے علوم میں کچھ کچھ واقفیت پیدا کرلی ہے کہ جنکا نام تک پہلے ہمارے ملک میں نہ تھا اور اُن میں امتحان دیکر سال بسال یونیورسٹی کے خطاب حاصل کرتے ہیں لیکن عملی تعلیم یعنے تجربہ فنون جو وہی ملکی بہتری اور قومی بہبود کا آلہ ہے ہمارے لئے ابتک اُن چھوئی کتاب ہے +

دیکھو ہمارے جوان طلبا ر کالجوں میں جیالوجی اور منیرالوجی وغیرہ بڑے بڑے علوم برابر پڑھتے ہیں اور پڑھنے میں خوب مہارت بھی پیدا کر لیتے ہیں لیکن آجتک سننے میں نہیں آیا کہ کسو نے بھی اُن میں سے علمی تجربہ کرکے خودبخود بلا امداد یورپین کسی قسم کی نئی کان نکالی ہو یا پہلے سے دریافت ہوئی ہوئی فلزات کو کارآمد بنانیکے عمدہ اور سہل طریقے ایجاد کئے ہوں۔ مثلاً ہمارے ملک میں لوہےکی کانیں موجود ہیں جو ہمارے بزرگوں کو کسی اتفاق سے معلوم ہوگئی تھیں اُنہوں نے اُنمیں سے لوہا نکالا اور مٹی سے جدا کرکے جسطرح بن سکا اپنی ضروریات کے مطابق کارآمد بنا لیا پھر اُسکو اور زیادہ پیٹ پاٹکر اور خالص بناکر اسپات پیدا کرلیا سو جسقدر صنعت اس دھات میں ہمارے بزرگوں نے پہلے سے نکالی تھی وہی بدستور چلی جاتی ہے اور آئندہ نسلوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ نکلا جو اُسپر اور ترقی کرسکے۔ اسیواسطے صناعان فرنگ نے تنی دور سے اگر ہماری جہالت اور ناتجربکاریوں سے غضب سے فائدہ اٹھائے اور اُٹھارہے ہیں اُنہوں نے اسی لوہےکی وہ قسمیں بنادیں ایک پگھلاکر سانچوں میں ڈھلا ہوا جو بہت سخت اور جلد ٹوٹجاتا ہے اور

اِس سے طرح طرح کی انگیٹھیاں کڑاہیاں قینچے شکنجیاں دریائی پلوںکی سریاں اور رہنے کے مکانات کی چھتیں اور قسم قسم کے ظروف وغیرہ بناکر اُنہیں کے عوض صدہا روپیہ انگلستان کو لئے جاتے ہیں اور دوسرا گھڑا ہوا لوہا جو صرف آگ سے تاپکر اور ہتھوڑوں سے پیٹکر تیار کیا جاتا ہے یہہ جلد نہیں ٹوٹتا اور ازبس سخت ہوتا ہے یہانتک کہ خواہ جندرے میں اسکی باریک سے باریک تار کھینچ لو اور خواہ کوٹ کر بڑی سے بڑی چادر بنالو اُسیکو اور خالص کرکے کھیڑی بناتے ہیں اور اُس سے عمدہ تلوار کرچ بندوق چھری تالا چابی اور باریک سے باریک چیزیں جیسی گھڑیکی اسپرنگ وغیرہ بنتی ہیں اور اُنہیں اشیا سے ہزارہا روپیہ پیدا کرتے ہیں اور اگر ساتھ ہی ساتھ لوہیکا خرچ جو ریلوے کے متعلق ہو سب بیان کیا جاوے تو شمار کرنا مشکل ہوجائیگا کہ کسقدر روپیہ اسی لوہیکی بدولت پیدا ہوتا ہے۔ غرض انہیں دستکاریوں کے نتایج میں جو ہم آجکل کے اخباروں میں دیکھتے ہیں کہ لنڈن میں ایک لکڑہارے نے سرکار پر ۲۵ لاکھ روپیہ کی امانت کا دعویٰ کیا ہے اور بنگلور میں ایک بلیجے والے کی بیوی کو سلطنت فرانس سے یہہ نوٹس ملا ہے کہ تمہارا ایک رشتہ دار ۵۰ لاکھ روپیہ کی جایداد چھوڑ مرا ہے آکر سنبھال لو یا بیچ اگر ہمارے تعلیم یافتہ لوگ بھی کوشش کرکے یہی دستکاریاں آپ سیکھ لیں اور لوہیکو جسکی کانیں یہاں پر بافراط موجود ہیں بخوبی استعمال کرنے لگ جاویں تو کیا عجب ہے کہ ہندوستان چند سالوں میں اُنہیں بیوپار کا مالک بن جاوے جو اب بامر لاچاری خواہ مخواہ ولایت کو بھیجے جاتے ہیں۔ اب ہمارے لوگو نکو ذات کا بھرم جسنے قوم کی نوبت یہانتک پہونچادی ہے بالکل دلسے اُٹھادینا چاہئے اور لوہیکا کام جو ابتک ہماری غلط فہمی سے ایک رذیل پیشہ سمجھا جاتا ہے حالانکہ غیر قوموں نے بہت کچھ اشرفت اُنہی پیشوں سے حاصل کی ہے اختیار کرنا چاہئے۔ ہاں لوہار کے اس پیشہ کو جو ہمارے یہاں ابتک جاری ہے اگر رذیل سمجھو تو سمجھو کیونکہ اصول علمی پر مبنی نہ ہونیکے باعث اسمیں کیفیت و منفعت کم ہے اور نہ اسکی ترغیب ہم اپنے اشرافوں کے بچونکو دینا چاہتے ہیں لیکن جسطرح سے یہہ پیشہ علم کی بدولت انگلستان میں شروع ہوا ہے

اگر اُسی ڈھنگ پر یہاں بھی اختیار کیا جاوے تو کون کہہ سکتا ہے کہ لفظ اصف اشرافت نہیں ہوگی +

صد حیف رؤسا پونا ستارا پر کہ جنھوں نے ایک خاص کمیٹی اسی نیت سے منعقد کی ہے کہ اُسکی معرفت چندہ جمع کرکے اپنے لوگوں میں سے ۲۰ نفر طلبا محض واسطے عملی تعلیم یعنے مختلف فنون کے تجربہ کے لئے یورپ میں بھیجیں اور جب وہ پورے طور پر ماہر ہوکر مع الخیر واپس آویں تو جابجا بغرض اشاعت انگریزی ہنر ونکے کارخانجات کھولے جاویں۔ خدا ان لوگوں کی ہمتوں میں توفیق دے اور اُنکے ارادونکو پورا کرے حقیقت میں یہی طریقہ ملکی بہبودی اور قومی خیرخواہی کا ہے اب ہم اپنے رؤسا پنجاب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر اُنکے دلوں میں قومی ترقیکا سچا خیال ہے اور حرارت قومی کسیقدر جوش پر ہے تو بہرحال پونا والی کمیٹی کے قدم بقدم چلنا مناسب ہے ہمارے کوہستانی اضلاع جیسے منڈی اور سکیت وغیرہ میں لوہیکی کانیں بکثرت موجود ہیں کہ بس ہونے میں نہیں آتیں اور سرکار بہت چاہتی ہے کہ اُن کے عمدہ استعمال کی کوئی صورت نکلے پر نکلے کیونکر اگر صناع لوگ یورپ سے منگوائے جاتے ہیں تو جو فایدہ برآمد ہوتا ہے وہ اُنہیں کے مصرف کا ہوگا پھر ہمارے ملک کے ہاتھ کیا آئیگا ایسا ہی تانبے اور سکے وغیرہ کی کانیں ہیں صرف کارکن پیدا ہونا چاہئیں۔ دکھن میں سونیکی کان نکلی ہے اور انگریزوں نے نکالی ہے پس جو فایدہ ہوا انگریزونکو ہوا دکھنیوں کے ہاتھ کیا آیا ابھی ایک انگریز نے دریافت کیا ہے کہ لنکا کی زمین میں سے بہت سونا نکلنے کی امید ہے سو اگر انگریزوں نے کوشش کی تو فائدہ اُنہیں کا ہوگا لنکا والوں کو کیا غرض۔ دور نجاؤ پنجاب میں ہی دیکھ لو کہ ابھی سونیکی ریت تبتی لوگ اوپر سے لاکر پالم پور وغیرہ میں بیچ گئے ہیں اور نیلم کی دھڑیوں کنکریں تازہ برآمد لداخی لوگ ہیں لائے اور انسے دہلی لاہور اور امرتسر وغیرہ کے جوہری خریدیں اور ہزارہا روپیہ فائدہ اُٹھایا جائے افسوس ہے کہ جس ملک میں ایسی ایسی زر و جواہرات کی کانیں موجود ہوں اور

پھر باشندے وہاں کے بھوکھوں مریں یہہ وہی مثل ہے کہ نزدیکان بے بصر دور سے ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں +

حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی سپیچ

۷ رفروری کی تار برقی لنڈن سے حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی سپیچ کا ماحصل جو افتتاح پارلیمنٹ کے وقت فرمائی گئی معلوم ہوا کہ ملک کی جانب جو حضور موصوف کے قبضہ میں ہے اور جو ممالک ملحقہ ہیں انکے امن وامان کی طرف نہایت ہی توجہ ہے ۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حضور قیصر ہند نے اپنے مختلف تعلقات ممالک غیر کی نسبت جو کچھ امیدیں ظاہر فرمائی ہیں وہ پوری ہونگی ۔ جسطرح کسیقدر امیدیں آجتک پوری ہوگئی ہیں ۔ ہمکو حضور قیصر ہند کے منصوبے کے موافق یہہ بھی یقین ہے کہ گو منجملہ سلاطین یورپ کے مابین ابھی تک کامل اتحاد و ارتباط نہیں لیکن عنقریب یہہ اتحاد قایم ہو جائیگا اگرچہ یورپ میں آجکل خانہ جنگی ہے اور باوصف ظاہر ہونے چند ایسی علامتوں کے یورپ کی موجودہ امن وامان پر اثر پڑتا معلوم ہوتا ہے ابھی تک یورپ کی امن وامان میں کسی قسم کا خلل نہیں آیا ۔ لیکن اگر موجودہ معاملات جیسے یورپ کی بے امنی کی بعض انگریزی اہل رائے پیشین گوئی کرتے ہیں عمدگی کے ساتھ طے ہوگئے تو بیشک موجودہ امن وامان بدستور قایم رہیگا ۔ بلکہ کیا عجب ہے کہ حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کے ارشاد کے موافق ممالک غیر کے ساتھ انگلستان کا ارتباط اتحاد ہو جائے ۔ لیکن یہہ کام درحقیقت انگلستان کا ہے اگر انگلستان اتحاد و امن وصلح کا خواستگار رہے تو یورپ کی کوئی سلطنت مزاحم نہیں ہو سکتی اور یورپ میں کیسی ہی مشکلیں قایم ہوں لیکن انگلستان کی حکمت عملی کے سامنے کسی مشکل کی مطلق حقیقت نہیں ہے +

بیشک یہہ صرف انگلستان کے لئے بلکہ تمام ممالک یورپ کے لئے بہت بڑے اطمینان کا باعث ہے کہ حضور قیصر ہند کے ارشاد کے موافق تھسلی باعزاز تمام یونان کے حوالہ کیا گیا ہے اور جس طوفان کے قایم ہو جانے کی امید تھی وہ عموماً ممالک یورپ کے اتحاد خصوصاً انگلستان کے مساعی جمیلہ اور صلح کل حکمت عملیوں سے فرو ہو گیا +

حضور قیصر ہند ارشاد فرماتی ہیں کہ مصر میں سرسبزی کے قایم رکھنے کی غرض سے اپنا اثر رکھینگے ۔ درحقیقت مصر کی سرسبزی اور آبادی بلکہ خدیو مصر کا اپنی مسند حکومت پر مستقل رہنا اسیوقت تک خیال کیا جاتا ہے جب تک حضور قیصر ہند کی گورنمنٹ کا مصر میں اثر قایم ہے ۔ اس سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ آزادی مصر کی جو خبریں ہمارے کانوں میں آرہی ہیں اور مصر کے باشندوں میں کھیونکیں بھنبھناٹ ہو رہی ہے اور محمد عربی بیگ جو کچھ منصوبہ گانٹھ رہے ہیں اسکا پورا ہونا محالات سے ہے ہاں اگر انگلستان چاہے تو آزاد کر سکتا ہے بشرطیکہ خود آزادی مصر کے لئے بلائے جان نہ ہو جائے +

بیشک شمالی مغربی ہندوستان میں امن وامان کا قایم رہنا اور افغانستان کا متحد حکومت ہو جانا اور امارت کابل کے تمام رقیبوں کا معدوم ہو جانا سلطنت انگلستان کی بہت بڑی خوش اقبالی ہے گورنمنٹ انگلستان کے جو منصوبے نسبت معاملات افغانستان کے تھے سب کے سب بظاہر تو پورے ہوگئے ہیں اور اسیوجہ سے حضور قیصر ہند نے بڑے اطمینان کے ساتھ بھروسہ دلایا ہے کہ آیندہ گورنمنٹ ہند ہندوستان کی فلاح اور بہبودی میں ساعی ہوگی اور کثرت کے ساتھ تعمیرات وغیرہ کے کام شروع کریگی اور درحقیقت تمام سرحدی مخمصوں کے طے ہو جانے کے بعد رعایا ہند کو اپنی گورنمنٹ سے ایسی ہی امید ہے +

ٹرنسوال کے عہدنامہ سے بھی بیشک آیندہ قوم بور کی وحشت جاتی رہیگی اور عمدہ عمدہ کام نکلینگے جو ابھی تک نہیں نکلے اور کامل یقین ہے کہ جس صورت میں سلطنت انگلستان اپنے اقرارنامہ پر قایم ہے اور اسنے قوم بور کی گذشتہ خیرہ چشمی سے درگذر کیا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ٹرنسوال کے باشندے ایسے اقرارنامہ کو مغتنمات سے خیال کر کے اسکے پورا ہونیکو اپنے حق میں مفید سمجھیں +

بسولوٹو لینڈ کی حالت اگرچہ عمدہ نہیں ہے اور خود حضور قیصر ہند نے بھی اسکو عمدہ نہیں بتلایا لیکن کیا عجب ہے کہ مآل کار عمدہ ہو جاوے ۔ اور جب انگلستان اپنے سطوت و جبروت کا کرشمہ دکھلائے تو کیا عجب ہے کہ بسولوٹو لینڈ کی وحشت بھی عنقریب جاتی رہے +

فرانس کے ساتھ انگلستان کا تجارتی معاملہ بھی ایک نہایت نازک پولیٹیکل معاملہ ہے گو ابھی تک یہہ گفتگو ختم نہیں ہوئی لیکن چندروز کے بعد معاملات کا تار اچھی طرح دیکھا جائیگا ۔ اور پولیٹیکل معاملات کی نبض دیکھکر کامل تشخیص ہو جائیگی ۔ اور فرانس کی حکمت عملی نسبت مختلف تعلقات انگلستان بالخصوص معاملہ مصر گورنمنٹ حضور قیصر ہند کو معلوم ہو جائیگی تو یقین کامل ہے کہ تجارت کا معاہدہ دونوں سلطنتوں کے مابین از سر نو قابل اطمینان قایم ہو جائے +

ایرلینڈ کی حالت بھی بہ نسبت ایام گذشتہ کے اصلاح کی جانب مایل ہے اور سابق میں جو کچھ نرمی کی گئی تھی اور اسیکے باعث معاملات ایرلینڈ کو طول ہو گیا تھا اب حضور قیصر ہند کے ارشاد کے موافق درشتی کے اختیار کرلے اور حکام کو زاید اختیارات عطا کرنے کے بعد عبرت دلانا کم ہو گیا اور باشندگان ایرلینڈ کا تمام جوش وحشت فرو ہو گیا ۔ بیشک آیندہ اصلاح کی کامل امید ہے بشرطیکہ درشتی اور نرمی اسیطرح عمل میں لائی گئی جسطرح جراح مادہ فاسد کو نکالنے کے لئے اول اسکی زخم پر چرکا دیتا ہے اور پھر مرہم لگاتا ہے جہانتک قیاس دوڑایا جاتا ہے بیشتر معاملات کی حالت پر نظر کر کے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ حضور قیصر ہند کی مذکورہ بالا سپیچ واقعات اور معاملات کے مطابق ہے اور جن امور کی نسبت پیشین گوئی کی گئی ہے یقین ہے کہ وہ بھی بہت جلد پورے ہو جائینگے ۔ اس سپیچ سے گورنمنٹ حضور قیصر ہند کی نیک نیتی رفاہ عامہ ممالک غیر سے اتفاق اور اتحاد قایم رکھنے کی حکمت عملی صاف طور پر مترشح ہوتی ہے اور درحقیقت ایسی نیک نیتی سے گورنمنٹ انگلستان آجکل روز ممتاز اور سرخرو ہے +

مراسلات

موزون کلام یا نظم

(الف) دنیا کی زبانوں میں فصیح زبان +

(ب) - مسیحی دین کی مناسبت ہندو مت اور مذہب اسلام سے +

(ج) - موزون کلام متعلق عبادات +

(د) - زمانہ حال کے اردو زبان کے فصیح مصنف

(ہ) - پادری گارڈن صاحب اور نظم زبور +

(و) - خلاصہ آرٹیکل ہذا +

الف - کوئی شخص دعویٰ نہیں کر سکتا کہ فلان زبان ہی فصیح ہے - البتہ اگر نسبتاً ایسا دعویٰ کیا جائے تو ممکن ہے - بعد بڑے مباحثوں کے بعد یہہ امر مان لیا گیا ہے - کہ فصیح زبان وہ ہے کہ لکھی اور پڑھی جائے اور یہہ کہ ایسا باسانی ہو - علاوہ اسکے یہہ بھی لازم ہے کہ وہ عموماً استعمال میں آئے یعنے کروڑہا ذی عقل مخلوق خدا اُس سے مستفید ہو - ورنہ نسبت کے بغیر دنیا میں کوئی ایسی زبان نہیں کہ وہ فصیح اور بلیغ نہ ہو +

ب - مسیحی دین کو ہندو مت سے کچھ قدرتی مناسبت کہنا چاہئے اور مذہب اسلام سے مباینت - اس معاملہ میں صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ مسیحی دین کا یہہ ایک بڑا اچھا اصول ہے کہ خدا مجسم ہوا - ہندو مت بھی اس سے منکر نہیں - مگر اسلام اسکا قایل نہیں - فرض کے طور پر اسوقت اسکو مان لینا چاہئے کہ اسلام وحدت محض کے سمجھنے میں غلط کاری ہی کیوں نہ کرتا ہو - لیکن کسی نے آجتک ثابت کر کے نہیں دکھلایا کہ اسلام اور عیسائی دین میں غیر مناسبت نہیں - کچھ ہی کیوں نہ ہو اسلام نے روشنی کے موجودہ زمانہ میں بھی خدا کے قادر مطلق اور مجسم ولا محدود ہونے کو نہیں سمجھا - فتدبر

ج - ہر ایک چیز کی عمدگی کی فلسفی یہہ ہے کہ اسکو زید پسند کرے اُسکے نزدیک وُہی عمدہ اور پسندیدہ و بہتر ہے - بکر کو کیا استحقاق ہے کہ زید کی پسندیدگی کو نامقبول ٹھہراوے - مختلف قوموں کی عبادات کے متعلق موزون کلام کی پسند انہیں پر چھوڑ دینی انصاف ہے - الّا اُنمیں بھی نسبتاً کاریچہ دست اندازی کر سکتا ہے +

خیر ہم اس مخمصہ سے قطع نظر کر کے یہہ کہنا چاہتے ہیں - کہ مسیحی دین نہ صرف چھوٹے درجہ کے ہی ہندوؤں کو پسند ہوا بلکہ اعلیٰ درجہ کے اور اہل علم ہندوؤں نے بھی اُسکو جی جان سے پسند کیا - یہی وجہ ہے کہ انکی مادری زبان (ہندی) میں خدا کی ستایش میں اکثر نظمیں از حد فصیح اور دلپر کام کرنے والی ہیں - اور چونکہ ابتک مسیحی دین کے بارہ میں اہل اسلام کا حال ایسا نہیں اسلئے انکی مادری زبان (اُردو) میں جناب باری تعالیٰ جل جلالہ کی حمد نظم میں یا تو کم ہے اگر ہے تو ہندی کی نسبت جسکو دُربا کہنا چاہئے نہیں +

ہاں اگر اسلام ہی کی عینک رکھکر اہل اسلام کی مادری بانون کا اُردو فارسی وغیرہ میں قسم مذکورہ بالا نظم کا انتخاب کر کے دیکھا جائے تو بلا کی دلچسپ ہے - حتیٰ کہ اکثر خدا شناسوں کو بھی اُس سے وجد آجاتا ہے +

د - ہمارے زمانہ کے مصنف جو تذکرہ کے قابل ہیں اکثر ہیں مگر ہم تین شخصوں کا مختصر حال لکھتے ہیں پہلے - مولوی محمد حسین آزاد (پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج لاہور) ہیں دوسرے - خواجہ الطاف حسین حالی - (مدرس نارمل سکول دہلی) تیسرے منشی شنکر دیال فرحت (ماسٹر امریکن میتھوڈسٹ مشن سکول لکھنؤ) - ان تینوں اشخاص زبانوں کی نظمیں (علم اخلاق میں) مشتہر ہوتے ہی سنہری حرفوں میں لکھی جاتی ہیں اور معزز دیسیوں کے گول کمروں میں فریم میں آویزاں کی جاتی ہیں - ناممکن ہے کہ ان تینوں فخر ملک چند ناظموں کی کلامیں خدا کی حمد اور ستایش میں (اگر کہیں) ہوں اور ہیرے کی قلم سے خُدا سے محبت کرنیوالوں کے دلوں کی تختیوں پر کندہ نہ ہو جائیں - افسوس کہ جسقدر لایق ہندو عیسائی ہیں کسی قدر قابل اہل اسلام مسیحی دین سے مشرف نہیں - یہی وجہ ہے کہ عیسائی اصولوں پر اُردو زبان میں ابتک نظم پسند کے قابل نہیں - اسکے برخلاف انہیں پاکیزہ اصولوں پر ہندی زبان میں وہ کلام موزون ہے کہ پورا فصیح بلکہ بلیغ ہے - پنجاب مشن کے ایک مرحوم مغفور مشنری پادری بہت سے جان پارسنس نام کی راگ مالا ہندی زبان میں اس بات کو یاد دلاتی ہے کہ گویا اُسمیں فصاحت اور بلاغت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے - جان کرسچن - نامے جو نگیر میں نیل کی سوداگری کا کام کرتے ہیں ہندی زبان کے مسیحی گیتوں میں جان پارسنس مرحوم سے بھی فصیح اور بلیغ ہیں - نارتھ انڈیا بائبل سوسائٹی نے اُن سے درخواست کی ہے کہ انجیل کو رامائن کے ڈھنگ پر نظم کریں +

غرض کہ ہمارے ملک کے نو اور روشنی مشنری صاحبان نے بھی جب دیکھا کہ ہندوؤں میں دین مسیحی زیادہ اثر کرتا جاتا ہے تب انہوں نے بھی ہندی ہی زبان پسند کر کے اُسمیں اعلیٰ درجہ کی لیاقت پیدا کی - ایک مشہور و معروف اور فرشتہ طینت مشنری ڈاکٹر فانڈر مغفور مبرور نے بیشک اہل اسلام کی چاروں زبانوں (عربی فارسی ترکی اردو) میں کامل مکمل بلکہ اکمل لیاقت پیدا کی - اور یہہ کہ انکی جان فشانی کے درخت کو بہت ہی پھل لگے مگر افسوس کہ وہ نظم کی طرف متوجہ ہی نہوئے - اب جس قدر ہمارے ملک کے حقیقی مربی مشنریوں نے اہل اسلام کی زبان کو کامل طور پر بھی سیکھا ہے وہ کلام کے موزون کرنیکی جانب مایل نہیں +

ہ - گورداسپور پنجاب کے ایک جنا کشن مشنری پادری گارڈن نام نے اندنون حضرت داؤد کی زبور کو نظم کروایا ہے وہ اسوقت ریویو لکھنے کی غرض سے ہمارے سامنے ہی - ہمکو معلوم نہیں کہ مشن موصوف کو یہہ بات معلوم ہے کہ نہیں اگر نہیں تو اُنکے ہاں کے ایک لایق فایق دیسی مشنری پادری ٹھاکر داس ہلکو ہند کے اہل اسلام کی مادری زبان میں لیاقت تامہ حاصل ہے اُنکو بتلا دینگے کہ یوں ایک باخبر شاعر دینی غزلیں وغیرہ خدا کی حمد اور ستایش اور اُسکی پاک ذات اور صفات کے ثبوت اور

حکمت اور دنیاوی معاملات خصوصاً عشقیہ مضامین میں کہہ سکتا ہے۔ لیکن فرمایئے کہ نظم اُسکی جادو طرازی سے عاری ہوا کرتی ہے یہہ بہت مشکل مطلب ہے اور اِن مشکلات کو وہی سمجھتا ہے کہ جو ہر صنف کلام کے پرکھنے پر آنکھیں رکھتا اور قادر ہوتا ہے۔ کہ ایک تبلائے ہوئے مضمون پر نظم لکھنے میں فصاحت لازم نہیں۔ غرض منشی نگریوال فرحت نے (جنکا ذکرہ ہم حرف دین کر چکے ہیں) انجیل کو نظم کیا ہے کوئی شبہ نہیں کہ بہت ہی عمدہ نظم ہے پھر بھی جو زیب آمد مضامین میں ہوتی ہے وہ آورد مضامین میں کم ہوتی ہے بلکہ نہیں ہوتی +

پادری گارڈ صاحب کے ہاں کا اصول یہہ ہے کہ عبادت میں جو زبور گایا جاسے ہیں اُنکو اگر مطلوب ہے تو یہہ امر ہے کہ کسی درجہ تک وہ فصیح ہو اور بلحاظ مضامین اُسمیں انسانی کلام کو دخل نہ ہو۔ سو یہہ امر زبور کی اُس نظم میں پایا جاتا ہے جسکو منشی امام الدین شہباز نے موزون کیا ہے۔ اگر آزاد اور حالی اور فرحت بھی اسکو نظم میں کرتے تو اِس سے بہت زیادہ عمدہ نہ کر سکتے حالانکہ اِن تینوں شاعروں کی نظم کی ہر دلعزیزی جس پایہ پر ہے اُسکو ہم (حرف دین) بیان کر آئے ہیں +

پادری صاحب موصوف کو اِس موقع پر اِس بات کا بھی لحاظ چاہئیے کہ انگریزی طرز کی نظم اور انگریزی ہی وزن سے ابتک اعلے درجہ کے رسیوں کو مناسبت نہیں۔ شاید آیندہ زمانہ میں ہو لیکن فی الحال اُنکو اُن بحروں سے مناسبت ہے جو ٹھمریوں اور غزلوں کے ڈھنگ پر ہوں جو سارنگی اور ڈھولک کے ساتھ گائی جاتی ہیں +

ف۔ خلاصہ یہہ ہے کہ اب پادری صاحب ممدوح اِس معاملہ میں زیادہ کوشش نکریں اِن نظم زبور کو مشتہر کردیں۔ کچھ عرصہ کے بعد نظر ثانی کرنے پر کسیطرح کا نقص نہ رہیگا۔ اگرچہ [illegible]
خان بہادر سی ایس آئی ممبر کونسل لیفٹیننٹ گورنر جنرل اور وزیر مملکت ہند نے ایسی رکاوٹیں پیش کی ہوئی ہیں کہ ابتک

اہل اسلام مسیحی دین کی عرفانی برکتوں سے محروم ہیں مگر لیفٹیننٹ ٹیلر جنت آرامگاہ کا سا کوئی حکیم (جیسے مرحوم مغفور پروفیسر رام چندر صاحب دہلوی تھے یا اب پادری تارا چند دہلوی ہیں) اِس میدان میں کود کر اُنکے سب بظاہر زور آور اور درحقیقت کمزور رکاوٹوں کو دور کر دیگا۔ اُسوقت شایستہ اہل اسلام عیسائی دین کی اُن لا انتہا دینی اور دنیوی برکتوں کو جن سے یورپ اور امریکہ بھرپور ہیں حاصل کرینگے اور یہہ کہ وہ زبور کو ویسا ہی نظم کریں گے جیسا کہ وہ اب عشقیہ غزلیں قوالات بر پا کر دیتے ہیں اور اُنہی جادو طراز ٹھمریوں سے جی کو وہ لیتے ہیں +

یاد رکھنا چاہئیے کہ دنیا کے موجودہ واقعات صاف بتاتے ہیں کہ اسلام کا وقت اب بڑھاپے کا ہے۔ ایک مدرسۃ العلوم علیگڈہ کی ہستی ہی کیا ہے اگر لاکھ بھی ہوں تو بھی اسلام کی جوانی لوٹ کر نہیں آسکتی ہاں مدرستہ العلوم جیسے ذریعوں سے روٹی کما کھائیں گے۔ ایکفر پنجاب

ڈلیسی ڈیوک کا قول ہے کہ بہت ہی تھوڑے عرصہ میں یا تو غیر قومیں بالکل ہی نیست و نابود ہو جائینگی یا یورپ اور امریکہ کے نقش قدم پر چلیں گی۔ انتھی۔ امریکہ کا مشہور فلاسفر ھیوڈ دروپاکر گو دہریوں سے بدنام ہے لیکن وہ حقیقی علیسویت کا قایل ہے۔ اُسنے اپنے ایک دوست کو اگر تحفہ دیا تو بائبل۔ اِس سے ثابت ہے کہ صحیح علم کے نزدیک بھی کُتب مقدسہ اکسیر الانسان ہیں۔ ڈاکٹر سکاٹ جو امریکن میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ بریلی روہیلکھنڈ کے ایک اہل فکر اور بہت ہی باخبر مشنری ہیں۔ برہمو دھرم کے ایک لکچر میں جو اُنہوں نے سنا ہے بیان ہو کہ انیول کانفرنس کے جلسہ میں دنیا اسلام کا تذکرہ آجانے پر کہا کہ اسلام کی بنیادیں صحیح علم سے زلزلہ میں آجاتی ہیں +

ہائے کاش کہ ہمارے بھائی باپ دوست اہل اسلام سید صاحب کی رکاوٹوں کو خیال میں لا کر مسیحی دین کی لازوال برکتوں سے محروم نہ رہیں۔ [illegible] کہاب [illegible] جاتے ہیں ناخبر نہ رہیں۔ بلکہ پولوس مقدس کے ساتھ ہمزبان ہو کر روحانی غزلیں گائیں۔

[illegible]

بقیہ علامہ حضرت قرآن

ازروئے امور دنیاوی

واضح ہو کہ نہ صرف متمور بلکہ مصری اور عربی بھی آدمی تہذیب کے درجہ پر کہے جا سکتے ہیں۔ اور اُن محمدی قوموں کی یہہ شایستگی اِن دو باتوں میں سے ایک کے متعلق ہے یعنے یا تو وہ اپنی قدیمی تہذیب پر ہی ٹھہر گئے اور زیادہ ترقی نہ کی ایسا کہ آج کی شایستگی کو پہنچتے اور یا یہہ شایستگی اُنکو حاصل تھی اور اِس سے تنزل کر کے نیم مہذب رہگئے ہیں۔ ہمیں پہلا امر ہی درست معلوم ہوتا ہے اور موجودہ تہذیب اُن کے خیال میں بھی نہ تھی۔ سو یہہ ایک حقیقت ہے جو قرآنی تہذیب کو فضول ٹھہراتی ہے۔ سٹوبرٹ صاحب کا ایک اور قول اِس موقع پر پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ صاحب موصوف اُس کتاب کے صفحہ ۲۳ میں تحریر کرتے ہیں کہ تواریخ بہت سچائی سے بیان کرتی ہے کہ مذہبی ایمان کسی قوم کو ممتاز یا سرفراز کرنے میں بالکل ناتوان ہے۔ وہ جزوی اور خوشنما اصلاحیں جو وہ کرے اِس حقیقت سے معیوب یا رائگان ہوتی ہیں کہ وہ سے خالی ترین (اصلاحوں) کو خارج کر دیتی ہیں۔ اور چونکہ خاندانوں کی اندرونی زندگانی معاشی کی کل طرز اور قوم کا عقلی اور اخلاقی پیمانہ اُن اصولوں پر منحصر ہیں جو مستلط مذہب سے رواج دئے جاویں لہذا گذشتہ تجربہ سے نااُمیدی معلوم ہوتی ہے کہ اسلام جو کچھ وہ ابتک ثابت ہوا ہے (یعنے) ایک مترقی اور منور شایستگی کے آغاز کا سد شدید۔ ایسا ہی ہونے سے کبھی باز رہے +

پھر معلوم ہو کہ عربی یورپ کی تہذیب اور علوم و فنون و حکمت کے موجد یا بانی نہیں ہیں۔ بے شک دسویں صدی سے سپین کے عربوں نے علم کی بعض شاخوں کو یورپ میں رونق دی اور لوگوں کی توجہ کو اُنکی طرف کھینچا۔ مگر حضرت محمد سے پہلے اور اِس سے پہلے کہ عربوں کو خیال اور موقع ہوا کہ علوم کی طرف توجہ کریں۔ یورپ کی قومیں اُن علوم و فنون سے واقف ہی نہیں

بلکہ انکو رونق بھی دے چکی تھیں۔ بعض رومی سلطنت کے ذریعہ سے اور بعض یا اکثر دین عیسوی کے ذریعہ سے۔ چنانچہ ماشیں کے وقت میں یعنے ۳۵۰ع جرمنی قومیں حروف نہ جانتی تھیں۔ قوم گاتھ تیسری صدی میں علم کے دشمن تھے مگر دین عیسوی کے ان قوموں میں جاری ہوتے ہی انکو حروف سکھائے گئے گاتھک بشپ الفی لاس نے ۳۶۰ع میں اپنے اہل ہم وطنوں کے لئے حروف ایجاد کئے اور بائیبل کا اُس بولی میں ترجمہ کیا اور اُسکی تعلیم سکھائی۔ اور بعض گاتھ اسقدر ہوشیار ہوگئے کہ اُس ترجمہ کو یونانی اور لاٹنی اور عبری اصل کے ساتھ مقابلہ کیا آیرلنڈ میں دین عیسوی کے داخل ہونے سے پیشتر وہاں کے باشندے حروف نہ جانتے تھے۔ اور اپنے شعر اور تواریخ وغیرہ کو زبانی یاد رکھتے تھے۔ دین عیسوی نے وہاں ایسی تبدیلی ظاہر کی کہ وہ دینداروں اور عالموں کا جزیرہ کہلاتا تھا۔ انگلے زمانہ میں شمالی قوموں کے رسول نے اُن وحشیوں کو نہ صرف انجیل سنائی بلکہ لڑکوں کی تعلیم کے لئے مدرسے قایم کئے۔ سرل اور میتھوڈی اس جنھوں نے بلگیریا اور موریویا اور بوہیمیا کو دین عیسوی کی طرف پھیرا اسلاوک حروف ایجاد کئے اور بائیبل اور بعض یونانی اور لاٹنی کتابوں کا اُس بولی میں ترجمہ کیا (ہارن) اور حبشی قوموں میں بھی دین عیسوی کے ذریعہ سے اسیطرح ہوا۔ رومی سلطنت کے عہد میں علم کی ہر ایک شاخ کی تعلیم ہوتی تھی۔ اور یونانی علوم مثل انشا اور فصاحت اور فلسفی اور قانون سکھائے جاتے تھے۔ اور یہہ ہر ایک ملک میں جو اُسکے ماتحت ہوا (موشایم) اُس سے معلوم کرو کہ علوم اور انشا کے موجد کون تھے +

پھر یہہ گمان ہرگز نہ کرنا چاہئے کہ یورپ میں علوم و فنون معدوم ہوگئے تھے ایسا کہ اگر محمدی نہ ہوتے تو علم جاتا ہی رہتا۔ ہرگز نہیں کیونکہ ہر ملک میں علم کا کم و بیش چرچا تھا۔ مدرسے تھے حکم اور مصنف تھے۔ علم کی متفرق شاخیں سکھائی جاتی تھیں۔ جب عربوں نے علم کو رونق دینی شروع کی تو اُس سے پہلے اول یورپ کا ملک اور پھر محمدی علم کی ترقی کے حق میں کئی ایک صدی بے فکر اور غافل رہے۔ اور انکی ناشایستہ حرکتوں نے اوروں کو بھی باز رکھا۔ مثلاً ایک طرف رومن کا تھلکوں کی حکومت اور وسوسوں کا زور بڑھنے سے اور دوسری طرف محمدیوں کی فتوحات سے علم کیطرف سے خیال کم ہوگیا اور جنگ اور فساد کی طرف غالب ہوا۔ اور ظاہر ہو کہ علوم و فنون بلا موقع ترقی نہیں پا سکتے۔ اور جب موقع ہوا تو قریباً کل یورپ اُسکی فکر و کوشش میں مشغول ہوا۔ اور جب عربوں نے سپین میں مدرسے جاری کئے تو کئی سببوں سے لوگ دور دور سے بھی آکر تعلیم پانے لگے اور لوٹ کر اپنے ملکوں میں تعلیم دی۔ ایک تو یہہ تھا کہ اُس زمانہ میں عربوں کے مدرسوں کی شہرت ہوگئی اور اِس خیال سے کہ انہیں بھی طرح تعلیم ہوتی ہو طالب علم آتے تھے۔ اور دوسرا سبب یہہ تھا کہ سپین کے محمدیوں کو دین عیسوی کی طرف لانے کی غیرت بہتوں کو عربی زبان اور انشا سیکھنے کی طرف مایل کرتی تھی۔ اور یوں یورپ کی قوموں نے علوم میں ترقی کرنے کو کوشش کی۔ اور جہاں سے علم حاصل کیا +

باقی آیندہ

اخبارات تار برقی

رنگون ۱۵ فروری۔ گورنمنٹ آوا نے اوّل اجارہ داروں کے واسطے اشتہار دیا ہو جو از روے عہدنامہ منظور نہیں ہیں اور ماہ حال سے کل اجارے منسوخ سمجھے جاوینگے +

تجارت میں کچھ کچھ ترقی ہوتی جاتی ہو کیونکہ بڑے بڑے قافلے سوداگروں کے ملک چین سے آئے ہوئے ہیں +

ایک قافلہ کو جس میں ۵ سو سوداگر تھے اور روئی وغیرہ اسباب خرید کر بھاموں سے چین کو واپس جا رہے تھے راستہ میں قوم والنڈا کا خشن نے لوٹ لیا ہو +

لنڈن۔ ۱۵ فروری۔ کمانڈر سلبی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس فالکن صاحب جنکو تمام انرنگی کے پاس جو صوبہ اناٹولیا میں واقع ہو جنگل میں شکار کر رہے تھے تو اُنپر کا ایک حملہ ہوا اور صاحب ممدوح سخت زخمی ہوئے۔ جب یہہ خبر بذریعہ برٹش کانسل کے سلطان روم کے پاس پہونچی تو اُنہوں نے فوراً حکم دیا کہ حملہ کنندگان گرفتار کئے جائیں چنانچہ ایک آیرن کلیڈ اُس کام کے لئے مقرر کرکے وہاں کو روانہ کر دیا ہو +

سچ بولاٹ سے ایک نہایت معتبر خبر آئی ہو کہ جو وبا یہاں پھیلی ہوئی تھی الحمد للہ بفضل خدا اُس سے بالکل آرام ہو +

طہران۔ ۱۵ فروری۔ ایران کا ایک بڑا عہدہ دار ایرانی درومی سرحد پر اسلئے بھیجا گیا ہو کہ پہلا افسر جو وہاں پر مقرر تھا وہ روس کی بہت رعایت کرتا تھا +

لنڈن۔ ۱۵ فروری۔ مسٹر سی ڈلک صاحب نے ہوس آف کامنز میں بیان کیا ہو کہ ہرات سے جو بغاوت کی خبر آئی تھی اُس سے انکار کیا گیا ہو +

کلکتہ۔ ۱۶ فروری۔ مسٹر فریڈرک رابرٹس صاحب ہفتہ آیندہ کے شروع میں کلکتہ سے کوچ کرینگے اور ۲۴ ماہ حال کو جبلپور میں رونق افروز ہونگے اور یہاں سے روانہ ہوکر کامپٹی میں مقام کرینگے اور وہاں سے سکندرآباد اور بلاری سے ہوتے ہوئے ۲۷ مارچ کو اوٹکمنڈ میں رونق افروز ہونگے +

اخبار انگلش مین مخبر ہو کہ گورنمنٹ ہند نے حسب سفارش حضور چیف کمشنر بہادر کے صوبہ آسام میں محکمہ زراعت کا تقرر منظور فرمایا ہو +

کونسل واضعان آئین و قوانین بشرط ختم ہونے کام کے ایک ہفتہ کے لئے ملتوی رکھی جاوے گی +

شملہ ۱۶ فروری۔ آج چار بجے شام سے ایسی شدت سے برف باری شروع ہوئی ہو کہ اندھیرا چھا رہا ہو اور اب تک پڑ رہی ہو اور جو سڑک یہاں سے شوبرا کو جاتی ہو بالکل قابل گذر نہیں ہو اور ڈاؤن کنیٹری کی ڈاک ابھی تک نہیں پہونچی +

کلکتہ۔ ۱۶ فروری۔ جنرل کانسل بغداد نے رپورٹ کی ہو کہ

بصرہ میں جو کوارنٹین قایم کئے گئے تھے وہ بالکل اوٹھ گئے ہیں۔

امیر صاحب نے قندھار میں الچیوں کے پاس اُنکی تسکین کیواسطے چند خطوط ارسال فرمائے ہیں +

یہہ رپورٹ ہوئی ہی کہ ہرات میں اب بالکل امن وامان ہی +

لنڈن - ۱۶ فروری - کمانڈر گرینفل گن بوٹ صاحب کا کپتان کے ساتھ بھی جنہوں نے کمانڈر سلیٹی صاحب کو جب وہ سخت مجروح ہو گئے تھے بہت مدد دی تھی کچھ اچھا سلوک نہیں ہوا اور اُسکا باعث کچھ پولیٹیکل نہیں بلکہ جو لوگ ایسا خیال کرتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں +

مسٹر گلیڈسٹون صاحب آیندہ پیر کے روز پارلیمنٹ کے لئے قوانین کو جاری کرینگے +

کمانڈر سلیٹی صاحب پر حملہ آور لوگ گرفتار کر لئے گئے ہیں +

قاہرہ - ۱۶ - فروری - گورنمنٹ مصر نے حکم دیا ہی کہ غلامی بالکل موقوف ہو جاوے اور اُس کام کے لئے سوڈان میں ایک نہایت عمدہ ترکیب عمل میں لائی جاوے گی +

کلکتہ - ۱۷ فروری - گذشتہ رپورٹوں سے جو ہرات سے آئی ہیں کوئی بات ایسی نہیں پائی جاتی جو وہاں کے فساد کے تازہ افواہ اور قدوس خان کی بدگمانی پر دلالت کرے +

لنڈن - ۱۷ فروری - ہوس آف کامنز میں شب گذشتہ کومسٹر کاون صاحب نے اُس دست اندازی کی بابت جو گورنمنٹ ہند نے بارک شاہر کے جدید انتظام میں کی تھی یہہ رائے دی ہی کہ یہہ صرف بریوی لیج کے واسطے اصرار کرنیکا نتیجہ ہی +

نیز صاحب موصوف نے یہہ بھی فرمایا ہی کہ بریوی لیج کی بابت سوال کرنے میں بہت دیر ہو گئی ہی - آخر مسٹر گاون صاحب نے یہہ اشتہار مشتہر کیا ہی کہ اس بات کے فیصلہ کی بابت ایک ریزولیوشن پیش کیا جاویگا +

کلکتہ - ۱۸ فروری - ذیل کی خبریں کہ گزٹ آف انڈیا میں شایع ہوئی ہیں +

کرنیل آر - ایس ہل صاحب برگیڈ شاف کے برگیڈیر جنرل بجائے برگیڈیر جنرل مسٹر سی ایم بالیسر صاحب کے مقرر کئے گئے - اور لفٹنٹ کرنیل ایف ٹی ہیم برج صاحب بجائے کرنیل ایچ ایف ایم بانسر مگین صاحب کے چوتھی کمپنی سکھان کے کمانڈنٹ مقرر کئے گئے +

میجر پی اے گاون صاحب بجائے میجر پیج صاحب کے درجہ دوم کے کپتان مقرر ہوئے +

میجر اے سکاٹ صاحب بجائے گاون صاحب کے ونگ کمانڈنٹ مقرر ہوئے +

میجر جنرل الگزینڈر فربسر صاحب بجائے جنرل مسٹر ڈبلیو ای بیکر صاحب متوفی کے الوینیس کرنیل مقرر کئے گئے +

کرنیل ایچ ای برون لو صاحب بجائے میجر جنرل جے کرانٹن صاحب کے جو پبلک سروس ڈیپارٹمنٹ سے تبدیل کر کے ملٹری ڈیپارٹمنٹ میں بھیجے گئے ہیں - محکمہ آبپاشی کے انسپکٹر جنرل اور گورنمنٹ انڈیا کے ڈپٹی سیکرٹری مقرر کئے گئے +

میجر ڈبلیو ایف پریڈو اکس جو سابق شاف کار پس مشرقی ریاست ہائے راجپوتانہ کے رزیڈنٹ مقرر کئے گئے سیکرٹری آف سٹیٹ نے مشتہر کیا ہی کہ ہندوستان اور انگلستان کے درمیان ۱۸۹۶ع اور ۱۸۹۷ع کے لئے بحساب ایک اور آٹھ پنس کے تبادلہ مقرر کیا گیا ہی +

لنڈن - ۱۸ فروری - ہوس آف لارڈز میں ۹۶ - آر اے متفق ہوئے ہیں کہ ایک کمیٹی بمقابلہ گورنمنٹ لنڈ ایکٹ کے تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیجاوے اور ۵۳ - آر اے اسکے برعکس ہیں +

اخبار ڈیلی نیوز میں ایک ایسا فقرہ شایع ہوا ہی کہ جس سے معلوم ہوتا ہی کہ انگلو فرنچ نوٹ مصر کو اعلی سلطنتوں نے نہایت ہی شوق سے منظور کیا ہی غالباً یہہ خیال ہی کہ ہم انگلینڈ اور فرانس کے عام خیالات سے کچھ فوائد حاصل کرینگے +

عدن - ۱۸ فروری - خان خیوا ۱۳ ماہ حال کو ۱۰ بجے رات کے بسواری میل ٹرین بمبئی کو تشریف لے گئے +

لودیانہ

ہفتہ حال میں تمام ایام سرما سے سردی زیادہ ہوئی - اور صبح کیوقت تو نہایت ہی شدت کے ساتھ سردی ہوتی رہی +

سُنا گیا ہی کہ حکام ریلوے نے اب یہہ تجویز کی ہی کہ ریلوے اسٹیشن سے سرائے سردار شی محمد خان صاحب ولالہ نبسی دھر صاحب تک ریل کا ٹھیلہ لگایا جاوے اور غلہ و دیگر اسباب بذریعہ ٹھیلہ ہر دو سرائے سے ریل کے گودام تک پہونچایا جایا کرے اگر یہہ خبر سچ ہی تو دیگر احاطہ ہائے میں بالکل تجارتی مال نہیں آیا کرے گا اور مالکان احاطہ ہائے کا بڑا بھاری نقصان ہوگا کیونکہ ہزاروں روپیہ اُنپر لگایا گیا ہی - اور اگر ٹھیلوں کی ضرورت ہی ہی تو ہر ایک احاطہ تک ٹھیلہ پہونچایا جاوے تاکہ بیوپاریوں کی حق تلفی نہ ہو +

شہر میں نہایت ہی سڑے ہوئے اور بدبودار سنگترے جو پچھلے ایام کے دبے ہوئے ہیں فروخت ہوتے ہیں حکام صفائی اُنکی طرف بھی توجہ فرماویں تو اچھا ہی +

اُستاد کی ضرورت

کرسچن گرلز سکول لودیانہ کے لئے ایک ایسے اُستاد کی جو ایسی لیاقت رکھتا ہو کہ فارسی میں میڈل سکول کی جماعت میں تعلیم دیسکتا ہو ضرورت ہی - اور نیز خورد سال بچونکو تعلیم دینے کا شوق رکھتا ہو نیک چلن وخوش رویہ ہو - اگر عیسائی ہو تو بہتر ہی - اسلئے اشتہار دیا جاتا ہی کہ جس کیکو خواہش ہو درخواست اپنی مع اسناد لیاقت وچال چلن کے مس ویسٹ صاحبہ سپرنٹنڈنٹ سکول مذکور کے پاس بھیجدے +

المشتہر

مس ویسٹ صاحبہ سپرنٹنڈنٹ گرلز سکول لودیانہ فروری ۱۸۹۶ع

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری وریصاحب کے اہتمام سے چھپا